اب ہم تاریخی روشنی میں رہ کر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان جتنے غزوات میں گئے تو ابتدا کس کی طرف سے ہوئی۔ جب آنحضرت نے مکہ میں دعوی توحید یا تو تمام کفار غیض وغضب میں ہوگئے اور گوناگوں آپ کو مصائب دینے لگے آخر کار آپ کو اور جو چند افراد مسلمان ہوئے تھے انکو مجبوراً ہجرت کرنی پڑی چند ہی روز گذرے تھے کہ کفار مکہ کو خوف دامنگیر ہوا۔ کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ ان کی تحریک کامیاب ہوجائے اور پھر ان کا مقابلہ ایک دشوار امر ہو لہذا انکی بیخ کنی میں عجلت سے کام لیا جاوے۔ چنانچہ کفار ایک ہزار جرار و مسلح فوج لیکر جانب مدینہ روانہ ہوئے۔ مسلمان بالکل بے خبر تھے پتہ لگنے پر تین سو تیرہ مجاہد لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ رمضان سنہ ہجری کو مقام بدر پر پہونچے۔ ایک نہایت معرکۃ الآرا اور خونریز جنگ ہوئی لیکن فتح مسلمانوں کے ہاتھ رہی۔ ستر کفار مقتول ہوئے اور مسلمانوں کو ہر قسم کا مال غنیمت ہاتھ لگا۔ عکرمہ بن ابوجہل ودیگر کفار جنکے خویش واقارب جنگ بدر میں مارے گئے تھے وہ ابوسفیان کے پاس آئے اور اپنے مقتولین کے انتقام پر برانگیختہ کیا غرضیکہ انہوں نے خفیہ طور پر مدینہ پر حملے کیلئے لشکر روانہ کردیا آنحضرت کو معلوم ہوا کہ کفار کا لشکر چراگاہ مدینہ میں آپہونچا ہے اور بروز بدھ پہاڑ احد پر جنگ کا جھنڈا لہرائیگا آنحضرت بروز جمعہ بعد از فراغت نماز جمعہ مدافعت کیلئے دشمن کے مقابلہ میں نکلے۔ ظاہر ہے کہ ان ہر دو غزووں میں ابتدا کفار کی جانب سے ہوئی۔ مسلمانوں کا مقابلہ صرف مدافعانہ تھا علاوہ ازیں جتنے غزوات ہوئے ہیں سب میں سازش اور اسباب جنگ مخالفین کیطرف سے ہوئے صرف مسلمان ان کی سرکوبی کیلئے اپنی بقائے حیات کیلئے کھڑے ہوئے بس ہمارے اس بیان سے بخوبی واضح ہوگیا کہ مسلمانوں کا جہاد ظلم وستم کیلئے نہ تھا جیسا کہ ہمارے معترضین حضرات سمجھے ہیں بلکہ یہ مدافعانہ طور پر تھا۔ فقط

استقامت اور صحابہ کرام رضؓ

(از مولوی لطیف الدین صاحب لطیف ہردوی "منشی کامل" متعلم رحمانیہ)

اس میں شک نہیں کہ اسلام اپنی گوناگوں خوبیوں کی بدولت اپنے دشمنوں کو آئے دن اپنے دائرۂ امن میں داخل کرتا رہتا ہے۔ لیکن بسا اوقات شیدائیان اسلام کو بھی ایسے حوادث سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو ان کے پائے ثبات کو ڈگمگا دیتے ہیں۔ اور اس کا اثر الحاد وارتداد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

ملک کی موجودہ کساد بازاری سے دشمنان اسلام نے جسقدر فائدہ اٹھایا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ مسلمانوں کو جن بیہودہ طریقوں سے یہ لوگ سبز باغ دکھا کر دین حق سے برگشتہ کرتے رہتے ہیں۔ ان پر مسلمانوں کے قلوب جسقدر خون کے آنسو روئیں کم ہیں آہ! آج ہماری ایمانی پستی اس حالت کو پہنچ گئی ہے کہ ہم شدت مصائب اور طمع وترغیب کے فریب میں آکر خدا کے اس پاک دین کو چھوڑ دیتے ہیں جس نے اپنی ذاتی خوبیوں کی بنا پر اپنے اعداء سے بھی خراج حقانیت وصول کرلیا ہے

ہم نے کبھی اپنے اسلاف کی تاریخ کو نظر بصیرت سے نہیں دیکھا۔ وہ ہمارے ہی اسلاف تھے جنہوں نے مردانہ وار

مصائب وحوادث روزگار کا مقابلہ کیا، ہفتوں بھوک اور فاقہ کی تکلیف سے بیقرار ہو کر اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہے۔ وہ اسوقت نبی امی صلعم کی مدد کو اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ سرزمین عرب کا ایک ایک ذرہ آپ کے خون کا پیاسا ہو رہا تھا۔ ان کے پائے استقامت میں سوسائٹی کا سقاطعہ بھی لغزش نہ پیدا کر سکا۔ ان کو اسلام لانیکی وجہ سے اپنے وطن مالوف کو بھی خیرباد کہنا پڑا حمایت اسلام میں انہوں نے اپنے خون کے بہانے میں بھی دریغ نہ کیا۔ یہ سب کچھ انہوں نے نہایت صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ گوارا کر لیا۔ لیکن ان کے پائے ایمان میں لغزش کے کیا معنی ان کے دل میں کبھی اسلام سے برگشتہ ہونیکا خیال تک نہیں پیدا ہوا۔ وجوہ ارتداد میں ہمیں سخت غور وفکر کے بعد ذیل کے اسباب زیادہ اہم نظر آتے ہیں۔

(۱) شدت مصائب۔ (۲) طمع وترغیب۔ (۳) قطع علائق۔ (۴) مفارقت وطن۔

لیکن کیا ان اسباب نے صحابہ کے ایمان وعزم میں کچھ تزلزل اور لغزش پیدا کی یا نہیں۔ اس سوال کے صحیح حل کیلئے دقت اور بصیرت کے ساتھ ذیل کے مضمون کو ملاحظہ کیجئے۔

تحمل مصائب۔ انسان فطرتاً ضعیف القلب واقع ہوا ہے اس پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ گھبرا اٹھتا ہے لیکن صحابہ کرام نے اسلام اور دین کی حمایت میں مردانہ وار ان مصائب کا مقابلہ کیا صحابہ کرام کے بے نظیر تحمل وبرداشت نے مخالفین اسلام کو بھی داد تحسین دینے پر مجبور کر دیا ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے۔

"عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے مسائل نے وہ درجہ نشہ دینی کا آپ کے پیروؤں میں پیدا کیا جسکو عیسیٰ کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بیفائدہ ہے۔ جب عیسیٰ کو سولی پہ کھینچے تو ان کے پیرو بھاگ گئے ان کا نشہ دینی جاتا رہا۔ اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجے میں گرفتا چھوڑ کر بھاگ گئے برعکس اس کے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کر دیا۔" (اپالوجی گاڈفری ہیگ ترجمہ اردو صفحہ ۶۶-۶۷ مطبوعہ بریلی)

انسانی آزمائش کا اگر کوئی سب سے بڑا معیار ہو سکتا ہے تو وہ یہی مصائب وآلام ہیں۔ یہی وہ مقامات ہیں جہاں انسان کا نقد وغش ظاہر ہو کر اس کے اصلی جوہر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی اسی چیز کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات الخ خوف وفاقہ، نقص مال وجان کی آزمائش پر صحابہ کرام نے جسطرح پورے اتر کر اپنی ایمانی پختگی کا ثبوت ہم پہونچایا اس کو ذیل کے واقعات میں ڈھونڈھیے۔

حضرت بلالؓ کے نام سے آج دنیا کا کونسا غیور مسلمان ناواقف ہے۔ یہ جس وقت اسلام اور پیغمبر برحق پر ایمان لائے ہیں تو کفار مکہ ان کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈال دیتے ہیں۔ قریش کے لڑکے ان کے گلے میں رسی ڈالکر مکہ کی پہاڑیوں میں ان کو گھسیٹتے پھرتے ہیں لیکن ایمانی پختگی کا یہ عالم ہے کہ اسوقت بھی زبان احد احد کے وظیفہ میں مشغول ہے۔

حضرت خبابؓ ام نمار کے غلام تھے یہ جب اسلام لائے تو ام نمار نے انکے سر پر لوہا گرم کر کے رکھا حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ان کی پیٹھ دیکھکر فرمایا کہ ایسی پیٹھ میری نظر سے کبھی نہیں گذری حضرت خباب نے جواب دیا کہ کفار مجھ کو انگاروں پر لٹا کر گھسیٹتے تھے۔

حضرت عمرؓ کی ایک لونڈی لبینہ نام کی تھی وہ آپ کے اسلام لانے سے قبل ہی مسلمان ہو چکی تھی حضرت عمرؓ کفر کے

[illegible] بلکہ اس سے چھوڑ دیا

[illegible] حضرت خبیب اور زید [illegible] دس پر اعتبار کر کے اپنے آپ کو کفار کے سپرد کر دیا لیکن کفار [illegible] ان کو فروخت کر دیا حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے لڑکوں نے خرید لیا کہ باپ کے [illegible] انہوں نے جنگ احد میں حارث بن عامر کو قتل کر دیا تھا خاندان حارث ان کو قتل کرنے کیلئے حرم سے باہر [illegible] انہوں نے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت مانگی چنانچہ یہ التماس منظور کر لیگئی۔ آپ نے نماز پڑھنے کے بعد کہا جی [illegible] نماز پڑھنے کو چاہتا ہے لیکن تم یہ خیال کرو گے کہ میں موت سے بچنے کیلئے ان حیلوں کو آڑ بنا رہا ہوں پھر یہ اشعار پڑھے

وما ان ابالی حین اقتل مسلما — علی ای شق کان للہ مصرعی

جب میں اسلام کے لئے قتل کیا جا رہا ہوں — تو اس کی کیا پروا کہ میرا دھڑ کس بل گرے گا

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء — یبارک علی اوصال شلو ممزع

یہ جو کچھ ہے خدا کیلئے ہے اگر وہ چاہے گا تو — ان کٹے ہوئے جوڑوں پر برکت نازل کرے گا

حضرت زید کو صفوان بن امیہ نے خریدا تھا۔ صرف اسلام لانے پر صفوان کے غلام فسطاس نے صفوان کے حکم سے ان کو قتل کر دیا ان کے قتل کا تماشا دیکھنے کیلئے تمام سرداران قریش جمع ہوئے تھے۔

حضرت ابوذر غفاری نہایت قدیم الاسلام صحابی ہیں یہ مکہ میں آکر آنحضور صلعم کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں آنحضور صلعم ان کو وطن واپس جانے کی رائے دیتے ہیں لیکن جوش ایمان کا یہ عالم ہے کہ بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں کہ اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ انہیں کفار مکہ کے سامنے اپنے ایمان کا اعلان کروں گا۔ باوجود غریب الوطن بے یار و مددگار ہونے کے مسجد حرام میں گئے اور اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کا اعلان کرتے ہیں کفار یہ آواز سن کر ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور کنکر پتھر [illegible] سے اسقدر مارتے ہیں کہ ان کا تمام بدن لہولہان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ یہ بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں لیکن جوش اسلام [illegible] دوسرے دن پھر اپنے اسلام کا اعلان کرتے ہیں اور کفار پھر ان کے ساتھ اسی برے طریقے سے پیش آتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے پہلے خانۂ کعبہ میں کوئی علانیہ تلاوت قرآن مجید نہیں کر سکتا تھا لیکن جب اسلام لائے تو خانۂ کعبہ میں [illegible] دوپہر کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الرحمٰن علم القرآن آواز بلند پڑھا قریش نے ان کی اس حرکت پر ان کو اس قدر [illegible] کہ چہرے پر زخم کے نشان پڑ گئے تھے لیکن دوسرے دن پھر صحابہ کو ان الفاظ کیساتھ مخاطب کر رہے تھے اگر کہو تو [illegible] کو اسی طرح علانیہ قرآن سنا آؤں۔

[illegible] صحابہ کے حالات تھے جن میں اکثر غلام اور غریب الوطن تھے لیکن متمول صحابہ بھی کفار کے ظلم و ستم سے محفوظ نہ رہ سکے [illegible] نے جب سب سے پہلا اسلام پر خطبہ دیا تو کفار نے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ قریب المرگ ہو گئے۔ آپ کے قبیلہ والے [illegible] جب ہوش میں آئے تو سب سے پہلے آپ نے آنحضور صلعم کی خیر و عافیت دریافت کی۔ اب [illegible] کس ترکیب سے آپ کو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے پاس پہنچا یا گیا۔ آپ کی حالت

دیکھکر آنحضور صلعم نے سخت غم و اندوہ کا اظہار کیا۔

حضرت عثمان نہایت معزز اور متمول صحابی تھے لیکن یہ جب اسلام لائے ہیں تو ان کے چچا ان کو رسی میں باندھکر خوب مارتے ہیں +

حضرت زبیر بن عوام جب اسلام لاتے ہیں تو آپ کے چچا نے آپ کو چٹائی میں لپیٹ کر آپ کی ناک میں دھواں دیا۔ اللہ اکبر! یہ تھا وہ صبر و ثبات اور یہ تھی وہ ایمانی پختگی جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے اصحاب کرام کی شان میں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ فرمایا +

(باقی آئندہ)

NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY
کتب خانہ جامعہ ملیہ دہلی